واعظ انجمن

سچ کی اہمیت

اور

جھوٹ کی مذمت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی محمد احتشام قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

دار اہل السنۃ

لتحقیق الکتب والطباعۃ والنشر

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: سچ کی اہمیت اور جھوٹ کی مذمت

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی، مفتی محمد احتشام قادری

عددِ صفحات: ۱۲

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

idarakhutbatejuma@gmail.com :

00971559421541:

00923458090612 :

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۵ھ/۲۰۲۴ء

سچ کی اہمیت اور جھوٹ کی مذمت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافِعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

سچائی کا مفہوم

برادرانِ اسلام! بغیر کسی ردّ وبدل اور کمی بیشی کے، واقع کے مطابق بات کہنا سچ کہلاتا ہے، لہٰذا انسان چاہے کسی بھی شعبۂ زندگی سے وابستہ ہو، اُسے ہمیشہ سچ بولنا چاہیے، سچ اگرچہ بظاہر کڑوا ہوتا ہے مگر فائدہ مند ہوتا ہے، سچ ایک طاقت، عمدہ ترین خصلت، بلند مرتبہ، محبت واُلفت میں زیادتی اور باہمی اعتماد کی بحالی کا مؤثر ترین ذریعہ ہے، دینِ اسلام نے ہمیشہ سچ کو اپنانے کی تلقین فرمائی، اور سچے لوگوں کے ساتھ ہی رہنے کا حکم دیا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾[1] "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ" لہٰذا ہمیں سچ کو اختیار کرنا ہے، اور سچے عقیدے، سچے اقوال اور سچے اَعمال والوں کے ساتھ رہنا ہے؛ کیونکہ جب انسان سچائی کو اپنا شِعار بنالیتا ہے، تو وہ انسانیت کے اعلیٰ

(۱) پ ۱۱، التوبة: ۱۱۹.

مَراتب پر فائز ہو جاتا ہے، پھر فطری طَور پر اُس کے دل میں اللہ تعالی کا خَوف رہتا ہے؛ کہ کوئی دیکھے نہ دیکھے اللہ تعالی تو مجھے دیکھ رہا ہے، مجھے اپنے خالق عزّوجلّ کے سامنے جواب دینا ہے! لہذا روزِ حشر کی رُسوائی ونَدامت، اور اللہ ورسول کی ناراضی کے پیشِ نظر وہ جھوٹ سے بچارہتا ہے۔

سچے لوگ جنّت میں ہوں گے

عزیزانِ محترم! سچے لوگ جنّت میں ہوں گے، اور انہیں مختلف انواع واَقسام کے باغات عطا کیے جائیں گے، جن میں دودھ، شہد، شفّاف پانی وغیرہ نعمتوں کی متعدِّد نہریں بہتی ہوں گی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾(1) "یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کو اُن کا سچ کام آئے گا، اُن کے لیے باغات ہیں، جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ہمیشہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے، اللہ تعالی اُن سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہ بڑی کامیابی ہے!"۔

سچے مسلمان کی پہچان

حضراتِ گرامی قدر! سچا مسلمان وہ ہے جو اللہ ورسول کے ساتھ ساتھ اپنی ذات، اور اپنے اِرد گرد رہنے والوں کے ساتھ سچا ہو۔ اللہ تعالی کے ساتھ سچائی سے مراد یہ ہے کہ ہر وقت اللہ کی اِطاعت وفرمانبرداری میں لگا رہے، اور اُس کی نافرمانی سے بچے! اور حضور نبئ کریم ﷺ کے ساتھ سچائی سے مراد یہ ہے، کہ اُن کی حیاتِ طیّبہ کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنائے، اور اُن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو!۔

خود اپنی ذات کے ساتھ سچائی یہ ہے کہ اپنی خامیوں، کوتاہیوں اور گناہوں کا

(1) پ۷، المآئدۃ: ۱۱۹.

مُحاسبہ کر کے اپنی اِصلاح کرے، اور ایک قابلِ فخر مسلمان بنے! جبکہ اِرد گرد والوں کے ساتھ سچائی سے مراد یہ ہے، کہ اُن میں سے جس کا جو حق اِس کے ذمّہ لازم ہے اسے دیانتداری سے ادا کرے، اگر باپ ہے تو اپنی اَولاد کا حق ادا کرے، بیٹا ہے تو اپنے والدین اور بڑوں کا حق ادا کرے، شَوہر ہے تو اپنی زوجہ کا حق ادا کرے، ملازمت پیشہ ہے تو امانتداری سے اپنی ملازمت کا حق ادا کرے، تاجر ہے تو سچی اور معیاری تجارت کرے، اور لوگوں کے ساتھ دھوکا دہی نہ کرے، اگر کسی ملک کا باشندہ ہے تو ایسے کام کرے جن سے اُس کے ملک وقوم کا سربلند ہو، اور ایسے کاموں سے بچے جن سے ملک وقوم کا نقصان یا بدنامی کا اندیشہ ہو!۔

سچ نیکی کی طرف رَہنمائی کرتا ہے

عزیزانِ مَن! دینِ اسلام نے ہمیشہ سچ بولنے اور جھوٹ سے اجتناب برتنے کی تاکید فرمائی ہے، انسان سچ بولتا رہتا ہے تو وہ ایک سچے انسان کی حیثیت سے معروف ہو جاتا ہے، اور اگر جھوٹ کا عادی ہو تو وہ جُھوٹا مشہور ہو جاتا ہے، حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّى يُكْتَبَ صِدِّيقاً، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ، وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّى يُكْتَبَ كَذَّاباً»[1]

"سچ نیکی کی طرف رَہنمائی کرتا ہے، اور نیکی جنّت کی طرف لے جاتی ہے، آدمی سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالی کے ہاں صدّیق لکھ دیا جاتا ہے، جبکہ جُھوٹ

(۱) "صحيح مسلم" كتابُ البر وَالصِّلة والآداب، باب قُبح الكذب وحُسن الصدق وفضله، ر: ۲٦٠٧، الجزء ۸، صـ۲۹.

گناہ کی طرف لے جاتا ہے، اور گناہ جہنم کا راستہ دکھاتا ہے، آدمی جُھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جُھوٹا لکھ دیا جاتا ہے"۔

حضرتِ سیّدنا امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں کہ "علمائے کِرام نے فرمایا: اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ سچائی ایسے نیک اعمال کی طرف لے جاتی ہے جو ہر نقص سے پاک ہوں، اور سچائی والی نیکی تمام بھلائیوں کی جامع ہے، جبکہ جھوٹ بُرائیوں کی طرف لے جاتا ہے، اور جھوٹ نیکی پر استقامت سے دُور کر دیتا ہے، نیز اس حدیثِ پاک میں سچ کے لیے کوشش کرتے رہنے کی تلقین، اور جھوٹ سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے، اور یہ جو فرمایا کہ "سچا یا جھوٹا لکھا جاتا ہے" اس سے مراد مخلوق میں اِن اَوصاف سے ظاہر ہونا ہے، یا فرشتوں میں اِن اَوصاف سے مشہور ہونا مراد ہے، یا پھر یہ مراد ہے کہ ان کی مقبولیت یا نفرت لوگوں کے دلوں میں ڈال دی جاتی ہے"[1]۔

سچ بولنے میں ہی عافیت ہے

جانِ برادر! بندۂ مؤمن کو ہر حال میں سچ بولنا چاہیے؛ کہ اسی میں عافیت ہے، حضرت سیّدنا منصور بن مُعتَمِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «تحرُّوا الصِّدق وإنْ رَأَيْتُم أَن فيه الهَلَكة؛ فَإِنَّ فِيْه النَّجاةَ، وَاجْتَنِبُوا الْكِذْب وَإِنْ رَأَيتُم أَن فِيْه النَّجَاة؛ فَإِنَّ فِيْه الْهَلَكَةَ»[2] "سچ بولا کرو، چاہے تمہیں اس میں ہلاکت (نقصان) ہی نظر آئے؛ کیونکہ اسی میں نَجات ہے، اور جھوٹ سے بچتے رہو، چاہے تمہیں اس میں فائدہ ہی نظر آئے؛ کیونکہ اسی میں ہلاکت ہے"۔

(١) "شرح صحيح مسلم" للنوَوي، كتاب البِرّ والصِلة والآداب، باب قُبح الكذب وحُسن الصدق وفضله، الجزء ١٦، صـ١٦٠، ملتقطاً.

(٢) "مَكارِم الأخلاق" لابن أبي الدنيا، باب في الصدق وما جاء ...إلخ، ر: ١٣٧، صـ٥١.

قول وعمل میں سچائی

میرے محترم بھائیو! سچ کا تعلق قول اور عمل دونوں سے ہوتا ہے، عمل میں سچائی یہ ہے کہ بندہ حضور نبیٔ کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے شرعی اَحکام پر کاربند رہے، جبکہ قَولی سچائی یہ ہے کہ انسان بُری اور غیر شرعی باتوں سے اپنی زبان کی حفاظت کرے۔

سچ جنّت کی ضمانت کا ایک اہم ذریعہ ہے

حضراتِ ذی وقار! فرائض وواجبات کی پابندی اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہوئے، سچ کو اختیار کرنا جنّت کی ضمانت کا ایک اہم ذریعہ ہے، حضرت سیّدنا عُبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: «اضْمَنُوْا لِيْ سِتّاً مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: (١) أَدُّوْا إِذَا ائْتُمِنْتُمْ (٢) وَأَوْفُوا إِذَا عَاهَدْتُمْ (٣) وَاصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ (٤) وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ (٥) وَغُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ (٦) وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ»[1] "تم مجھے چھ٦ باتوں کی ضمانت دے دو، میں تمہیں جنّت کی ضمانت دیتا ہوں: (١) جب تمہیں اَمانت دی جائے تو اسے ادا کرو (٢) وعدہ کرو تو پورا کرو (٣) بات کرو تو سچ کہو (٤) اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو (٥) نگاہیں (کچھ) نیچی رکھو (٦) اور اپنے ہاتھوں کو گناہ کی طرف بڑھنے سے روکے رکھو"۔

سچائی روزی میں برکت کا باعث ہے

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! سچے انسان کو اللہ ورسول کی رِضا نصیب ہوتی ہے، نیز اُس کی روزی میں بھی برکتوں رحمتوں کا نُزول ہوتا ہے، حضرت سیّدنا ابو خالد حکیم

---

(١) "شُعَب الإيمان" باب في الأمانات وما يجب من أدائها إلى أهلها، ر: ٥٢٥٦، ٤/ ١٨٥٢.

بن حزام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: «البَيِّعَانِ بِالخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا»[1] "سَودا کرنے والوں کو اُس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ جُدا نہ ہو جائیں، پھر اگر وہ سچے ہوں اور اپنے سَودے کی حقیقت بیان کر دیں، تو اُن کے سَودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے، لیکن اگر وہ اپنے سَودے کی خرابی چُھپائیں اور جھوٹ سے کام لیں، تو اُن کے تجارت سے برکت مِٹا دی جاتی ہے"، یعنی سچے انسان پر لوگ اعتماد و بھروسا کر کے اُس سے محبت واُلفت، تعلقات اَور مزید لَین دَین جاری رکھتے ہیں، جس سے اُس کی تجارت میں دن بدن ترقّی ہوتی ہے، یہ سب سچ کی برکت سے ہوتا ہے۔

بلند مقام ومرتبہ تک پہنچنے کا راز

برادرانِ اسلام! سچ بولنا رُوحانی ترقی اور بلند مقام ومرتبے تک پہنچنے کا ذریعہ ہے، حضرت سیّدنا امام مالک امام دار الہجرہ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اپنی کتاب "موطّا" میں فرماتے ہیں، کہ حضرت سیّدنا لقمان حکیم سے پوچھا گیا کہ آپ اس قدر بلند وبالا مقام ورُتبے تک کیسے پہنچے؟ حضرت لقمان نے فرمایا: "سچ بولنے، امانت کا حق ادا کرنے اور فُضول باتوں سے پرہیز کی برکت سے"[2]۔

اپریل فُول (April Fool) ایک مغربی رسم ہے

عزیزانِ محترم! کسی بھی کبیرہ گناہ کا اِرتکاب ایک کلمہ گو مسلمان کو ہرگز زیب نہیں دیتا! لیکن نہایت بدقسمتی سے کہنا پڑتا ہے کہ آج کل یہود ونصاری کی بہت سی

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب البُيوعِ، باب إذا بيّن البيّعان ...إلخ، ر: ٢٠٧٩، صـ٥٩٩، ٦٠٠.

(٢) "المَوطّأ الإمام مالك" كتاب الكلام والغِيبة والتُقى، باب ما جاء في الصدق والكِذب، ر: ١٨٦٠، صـ٥٥١.

رُسومات اور مُعاشرتی برائیاں، ہمارے مسلم مُعاشرے میں رائج ہوتی جارہی ہیں! انہی گناہوں اور رُسومات میں سے ایک رسم "اپریل فول" (April Fool) بھی ہے۔ اس رسم کے تحت یکم اپریل کو جھوٹ بول کر کسی کو دھوکا دینا، مذاق کے نام پر کسی کو بے وقوف بنانا، کسی کو اَذیّت دینا، نہ صرف اچھا سمجھا جاتا ہے، بلکہ اسے ایک کمال قرار دیا جاتا ہے! جو جتنی صفائی اور چابک دستی سے دوسروں کو جتنا بڑا دھوکا دے دے، اُتنا ہی اُس کو ذہین اور قابلِ تعریف سمجھا جاتا ہے۔ یہ رسم، شرعی، اَخلاقی اور تاریخی اعتبار سے خلافِ مُروّت، خلافِ تہذیب ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات کے بھی خلاف ہے۔

نیز اپریل فول (April Fool) ایک ایسی رسم ہے جو (۱) جھوٹ (۲) دھوکا (۳) ناحق مذاق (۴) مُشابہتِ کفّار (۵) اور لوگوں کو اَذیت دینے جیسی کئی برائیوں کا مجموعہ ہے، جبکہ اللہ ورسول نے ان تمام اُمور، بالخصوص جھوٹ سے اجتناب کا حکم قرآن وحدیث میں تاکیداً فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾[1] "جھوٹوں پر اللہ تعالی کی لعنت"۔

جھوٹ بدترین گناہ ہے

حضراتِ گرامی قدر! قرآنِ حکیم میں جھوٹ کو بدترین گناہ قرار دیا گیا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ﴾[2] "جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ تعالی کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے، اور وہی جھوٹے ہیں"۔ صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدّین مرادآبادی

(۱) پ۳، آل عمران: ٦١.

(۲) پ١٤، النحل: ١٠٥.

رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کبیرہ گناہوں میں سے بدترین گناہ ہے"[1]۔

مسلمان سے جھوٹ بولنا بڑی خِیانت ہے

میرے محترم بھائیو! اپنے مسلمان بھائی سے جھوٹ بولنا بہت بڑی خِیانت ہے، حضرت سیّدنا سفیان بن اُسید حَضرمی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں، کہ میں نے رسول الله صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا: «كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثاً هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ، وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ»[2] "بڑی خِیانت کی بات یہ ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے کوئی بات کہو، وہ تمہیں اس بات میں سچا جان رہا ہو، اور تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو"۔

منافق کی پہچان

حضراتِ محترم! جھوٹ بولنا منافق کی صفت، علامت اور پہچان ہے، حضرت سیّدنا عبد الله بن عَمرو رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: «ثلاثٌ مَن كُنَّ فيه فهو منافق: (١) إذا حدَّثَ كذبَ (٢) وإذا وَعدَ أخلَفَ (٣) وإذا اؤتُمن خانَ»[3] "جس میں یہ تین ۳ خصلتیں ہوں وہ منافق ہے: (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (۲) جب وعدہ کرے تو اُسے پورا نہ کرے (۳) اور جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو اس میں خِیانت کرے"۔

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" النحل، زیرِ آیت: ۱۰۵، ص۵۰۹۔

(٢) "سنن أبي داود" كتاب السُنّة، باب في المعاريض، ر: ٤٩٣٢، ٥/ ٤٤٢.

(٣) "مصنَّف ابن أبي شَيبة" كتاب الأدب، ما ذكر من علامة النفاق، ر: ٢٦١٢٥، ١٣/ ١٥٤.

جھوٹ بولنے والا کامل مؤمن نہیں ہو سکتا

حضراتِ ذی وقار! جھوٹ بولنے والا کامل مؤمن نہیں ہو سکتا، حضرت سیّدنا صفوان بن سلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ کیا مؤمن بُزدل ہو سکتا ہے؟ فرمایا: «نَعم» "ہاں" عرض کی گئی: کیا مؤمِن بخیل ہو سکتا ہے؟ فرمایا: «نَعم» "ہاں" پھر عرض کی گئی: کیا مؤمِن جھوٹا بھی ہو سکتا ہے؟ فرمایا: «لَا»[1] "نہیں مؤمن جھوٹا نہیں ہو سکتا"۔ اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا کلمہ گو مسلمان کی شان ہرگز نہیں!۔

جھوٹ بولنا فرشتوں کے لیے اَذیت کا باعث ہے

عزیزانِ محترم! جھوٹ بولنا نہایت بُرا فعل اور فرشتوں کے لیے اَذیت کا باعث ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِذَا كَذَبَ العَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ المَلَكُ مِيلاً، مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ»[2] "جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دُور چلا جاتا ہے" لٰہذا ہر وہ شخص جو اس گناہ کا عادی ہے، اُسے چاہیے کہ فوراً اس حرام فعل کو ترک کر دے؛ کہ یہ ایک ایسا گناہ اور گندگی ہے جس کی بدبو سے فرشتے بھی دُور ہو جاتے ہیں۔

یقین جانیں! اگر ہم اللہ کے فرمانبردار بندے اور کامل مؤمن بن جائیں، اور ہمیں باطنی پاکی اور رُوحانیت نصیب ہو جائے، تو ہمیں یہ معلوم ہو گا کہ گناہوں میں کس قدر گندگی ہے، لیکن آج گناہوں کی کثرت کے باعث ہم ان کی بدبو محسوس کرنے سے قاصر ہیں!۔

---

(١) "الموطّأ الإمام مالك" كتاب الكلام والغِيبة والتُقى، باب ما جاء في الصدق والكِذب، ر: ١٨٦٢، صـ٥٥١.

(٢) "سنن الترمذي" باب ما جاء في الصدق والكذب، ر: ٢٠٨٨، صـ٧٦١.

مذاق میں بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں

جانِ برادر! مذاق میں بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں، اور جو مسلمان اس حرام فعل سے اجتناب کرے اُس کے لیے جنّت ہے، حضرت سیّدنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے روایت ہے، رحمتِ عالمیان صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «أَنَا زَعِيمٌ ...بِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الكَذِبَ، وَإِنْ كَانَ مَازِحاً»[1] "جو مذاق میں بھی جھوٹی بات کہنے سے باز رہے، تو میں اسے جنّت کے بیچ و بیچ (عمدہ ترین مقام پر) ایک گھر دلانے کی ضمانت دیتا ہوں!"۔

لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا ہلاکت کا باعث ہے

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنا ہلاکت کا باعث ہے، حضرت سیّدنا بَہز بن حکیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: «وَيْلٌ لِلَّذِيْ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ فَيَكْذِبُ؛ لِيَضْحَكَ بِهِ الْقَوْمُ، وَيْلٌ لَهُ! وَيْلٌ لَهُ!»[2] "اُس کے لیے ہلاکت ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، اُس کے لیے ہلاکت ہے! اُس کے لیے ہلاکت ہے!"۔

تھیٹر (Theater)، اسٹیج ڈراموں (Stage Plays) اور کامیڈی شوز (Comedy Shows) میں لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والے کامیڈین حضرات (Comedian) اس حدیثِ پاک سے درسِ عبرت حاصل کریں! دنیاوی مال ودَولت کی لالچ وحرِص میں اپنی آخرت خراب نہ کریں، اور اس گناہ سے باز آئیں!۔

---

(١) "سُنن أبي داود" كتابُ السُنّة، باب في حسن الخُلق، ر: ٤٧٦٧، ٥/ ٣٥٥.

(٢) المرجع نفسه، باب في النهي عن الكذب، ر: ٤٩٥١، ٥/ ٤٥١.

جھوٹ بولنا عذابِ جہنم کا باعث ہے

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! شرعی رخصت کے علاوہ جھوٹ بولنا عذابِ جہنم کا باعث ہے، حضرت سیّدنا سمُرہ بن جُندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ، فَأَخَذَا بِيَدِيْ فَأَخْرَجَانِيْ إِلَى أَرْضٍ مُسْتَوِيَةٍ أَوْ فَضَاءٍ، فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ جَالِسٍ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِه، وَبِيَدِه كَلُّوْبٌ مِنْ حَدِيدٍ يُدْخِلُهُ فِيْ شِدْقِهِ، فَيَشُقُّهُ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذلِكَ، وَيَلْتَئِمُ شِدْقُه هذَا، فَيَعُوْدُ فِيْهِ فَيَصْنَعُ بِهِ مِثْلَ ذلِكَ. قَالَ: قُلْتُ: مَا هَذَا؟ -إلى أن قال-: أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ رَأَيْتَ يُشَقُّ شِدْقُهُ، فَإِنَّه رَجُلٌ كَذَّابٌ يَتَحَدَّثُ بِالكَذِبَةِ، فَتُحمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ»[1].

"آج میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس دو۲ آدمی حاضر ہوئے، اور میرا ہاتھ پکڑ کر ساتھ چلنے کو کہا، میں اُن کے ساتھ چل پڑا، وہ مجھے ایک ہموار زمین میں لے گئے، ہم وہاں بیٹھے ایک شخص کے پاس پہنچے، جبکہ ایک دوسرا شخص بھی اس کے پاس کھڑا تھا، جس کے ہاتھ میں لوہے کی سَنسی (Moose Forge) تھی، جس سے وہ اُس کے چہرے اور نتھنے کی ایک جانب سے اُسے چیرتا ہوا گُدّی تک لے جاتا، پھر وہ دوسری جانب چلا جاتا، تو اُس کی دوسری باچھ کو بھی چیرتا ہوا گُدّی تک کھینچ کر لے جاتا، وہ اُس سے فارغ ہی نہ ہوتا کہ پہلا حصہ ٹھیک ہو جاتا، پھر وہ اسی طرح کرتا رہتا۔ میں نے تعجب سے "سبحان اللہ" کہتے ہوئے پوچھا کہ "یہ کیا ہے؟" اس پر مجھے بتایا گیا کہ یہ شخص جھوٹا ہے اور اس کا جھوٹ دنیا میں پھیلتا ہے" یعنی اپنے جھوٹ کے ذریعے دنیا میں فساد پھیلاتا ہے۔

---

(۱) "شرح السُنّة" للبغوي، كتاب البُيوع، باب وعيد آكل الربا، ر: ۲۰۵۳، ۵/ ۳۸- ۳۹.

ایک اَور مقام پر حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «أعظمُ الخطايا: اللِّسانُ الكَذُوبُ!»[1] "سب سے بڑی بُرائی جھوٹی زبان ہے!"۔

مذکورہ بالا روایات میں ہمارے صحافی اور وکلاء حضرات کے لیے بالخصوص درسِ عبرت ہے، جو ٹی وی چینلز (TV Channels) کی ریٹنگ (Rating) بڑھانے کے چکر میں محض مفروضوں اور جھوٹ کی بنیاد پر اپنے ٹاک شوز (Talk Shows) ترتیب دیتے ہیں!! بنا تصدیق جھوٹی خبریں چلاتے اور اَفواہیں پھیلاتے ہیں، وکیل صاحبان جھوٹے دلائل دے کر مقدّمات (Cases) کا فیصلہ اپنے حق میں کرواتے ہیں، انہیں چاہیے کہ اس گناہ سے باز آئیں، اپنے انجام کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں، اور اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے حضور سچی توبہ کریں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں ہمیشہ سچ کی توفیق عطا فرما، سچ کو اپنا شِعار بنانے کی سوچ عطا فرما، جُھوٹ سمیت تمام گناہوں سے بچا، اپریل فول جیسی بیہودہ رُسومات سے بچا، ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اور ہمیں دنیا وآخرت کی ساری بھلائیاں عطا فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

---

(١) "مصنَّف ابن أبي شَيبة" كتاب الزُّهد، كلام ابن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ، ر: ٣٥٦٩٤، ١٩/ ١٦٩.